بسم الله الرحمن الرحیم

بنگلہ دیش میں ریاست کی بنیاد کیا ہو گی: نام نہاد آزادی کے نام پر سیکولرازم یا اسلام؟

ملک کے قیام کے بعد سے ہی بنگلا دیش پر سیکولرازم کے ذریعہ حکومت کی جا رہی ہے، کبھی عوامی لیگ نام نہاد آزادی کے نام پر حکومت کرتی رہی ہے تو کبھی کچھ دیگر نعروں کے ساتھ جاتیا پارٹی (Jatiya Party) اور بی این پی حکومت کرتی رہی ہیں۔ تاہم اس ملک کے مسلمان عالمی اسلامی امت کے ایک حصہ کے طور پر دنیا بھر میں اسلامی احیاء سے الگ تھلگ نہیں رہے ہیں۔ اور خاص طور پر اس صدی کے آغاز کے بعد سے، اسلام کی ترقی، توسیع، عوامی حمایت اور اسلامی سیاسی تحریک میں بہت تیز رفتاری سے ضافہ ہوا ہے: اور اسلام کے ذریعہ حکمرانی (خلافت) کا مطالبہ، ایک مقبول مطالبہ بن گیا ہے۔ اِن حالات نے سامراجی صلیبی طاقتوں، امریکہ اِس کے اتحادیوں اور اُس کے مسلط کردہ کرپٹ ایجنٹ حکمرانوں کو پریشان کر دیا؛ اور انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اسلام کو حکمرانی تک پہنچنے سے روکنے کے لئے کام شروع کر دیا، اور ہر ممکن سازشیں اور منصوبہ بندیاں کیں۔ تاہم حالات اِن کے حق میں نہیں تھے اور اسلام کا سفر اور اسلامی حکومت کے لئے کام ہر گزرتے لحہ کے ساتھ نئی بلندیوں تک پہنچ گیا۔ اسی لیے جب گلشن حملہ واقع ہوا تو انہوں نے اسے ایک بہت بڑا موقع جانا تا کہ اسلام کے خلاف اپنی لڑائی کو ایک نیا جوش و ولولہ دے سکیں۔

اول یہ کہ انہوں نے اسلام اور خلافت قائم کرنے کے لئے اُس کے سچے سیاسی کام کو بدنام کرنے کی مہم شروع کی اور اسلام اور اسلامی حکمرانی کا تعلق غیر انسانی قتل وغارت گری، تشدد، درندگی اور سفاکی میں مشہور عالمی بدنام زمانہ داعش ISIS سے جوڑ دیا۔ شیخ حسینہ نے الزام لگایا کہ "نوجوانوں کے ذہن مذہب کے حق میں بدل دیے گیے ہیں" اور اُس کے امریکی آقاؤں نے ملک میں داعش ISIS کی موجودگی کا شور مچانا شروع کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ گلشن حملے کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تھا اور اس طرح کے حملے اسلامی تعلیمات کے منافی اور حرام ہیں۔ اس کے علاوہ، بین الاقوامی صورتحال سے آگاہ سیاستدان اِس بات کا اچھی طرح اِدراک رکھتے ہیں کہ داعش ISIS جیسی تنظیموں کا فائدہ صرف امریکیوں اور اِن کے منصوبوں کو پہنچ رہا ہے۔ امریکیوں نے عراق کے شہر موصل میں اِن کی موجودگی کے لیے سہولت فراہم کی تا کہ نسلی اور فرقہ وارانہ بنیادوں پر ملک کو تقسیم اور توڑا جا سکے۔ اور شام میں وہ جلاد امریکی ایجنٹ بشار الاسد کی حمایت کے لئے اُس کو استعمال کر رہے ہیں جو کہ اپنے ہی لوگوں کا قتل عام کر رہا ہے جو اُس کے ظلم کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ جب شام کے عوام بشار کے خلاف متحد ہوئے تا کہ اُسے حکومت سے برطرف کر سکیں اور خلافت قائم کر سکیں، عین اسُی وقت داعش ISIS نمودار ہوئی اور بغاوت کرنے والے گروپوں کے خلاف لڑنا شروع کر دیا، پھر اُس نے شریعت کے اصولوں کے بَرخلاف خلافت کے لیے خود کا اعلان کر دیا اور خلافت کو بدنام کرنے کا ایک آلہ بن گئی ہے۔

دوم، ظالم حسینہ اور اِس کی حکومت نے ملک کے مسلمانوں کو اس طرح دہشت زدہ کرنا شروع کر دیا کہ جس کی مثال پہلے کبھی نہیں ملتی۔ نجی یونیورسٹیوں کے طلباء، زمینداروں، کرایہ داروں، انڈر گریجویٹ، خواتین، علماء... غرض پورا معاشرہ اِس کے بڑھتے ہوئے ظلم کا ہدف اور شکار ہے، جبکہ لوگوں میں خوف وہراس پیدا کرنے کے لیے ایسے جابرانہ قانونی حفاظتی اقدامات بنائے جا رہے ہیں تا کہ اسلام کی خواہش کو دبایا، لوگوں کو اسلامی سیاسی کام سے دور رکھا، اور اسلامی پُکار کی راہ میں رکاوٹیں حائل کی جا سکیں۔ اور حکومت کے غیر ملکی آقاؤں نے اپنی غلامی اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف برے کاموں کے بدلے حسینہ کی خدمات سے خوش ہو کہ اسے انعامات سے نوازا۔

آخری، مگر اتنا ہی اہم یہ کہ وہ جارحانہ انداز میں سیکولرازم کے تصور کو فروغ دے رہی تھی تا کہ اُسے معاشرے میں زیادہ گہرائی سے قائم کر سکے۔ اور یہ اُس کا بڑھتا ہوا ظلم میان سے نکلی ہوئی وہ تلوار ہو جسے لوگوں کے سامنے اس طرح لہرایا جا رہا ہو کہ گویا اُنہیں بتایا جا رہا ہو کہ "تمہارا سیکولرازم قبول کرنا لازمی ہے ورنہ...!" پوری ریاستی مشینری صدر، وزیر اعظم، آئی جی پی، آر اے بی، ڈی جی، بکے ہوئے دانشور، اخبار کے ایڈیٹرز اور میڈیا شخصیات... تمام کے تمام سیکولرازم کی وکالت میں بلا سوچے سمجھے مصروف تھے اور دعویدار تھے کہ یہ ہی ہم آہنگی، امن اور ترقی کا واحد راستہ ہے اور یہ کہ ریاستِ بنگلا دیش کو اس بنیاد پر مضبوطی سے رہنا چاہیے۔ یہ اس حد تک بڑھ گئے کہ اُن لوگوں کو ڈرانے دھمکانے لگے کہ جن کے اپنے ذاتی اعمال میں عبادات بھی اِن کے اسکولر نظریات سے متابقت نہیں رکھتی۔ وہ مسلمان جو ٹھیک تلفظ سے "سلام" کہے اُسے شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ انہوں نے نہایت بے شرمی سے والدین سے کہا کہ اگر اِن کے لڑکوں کی کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے تو وہ انہیں ترغیب دیں۔ انہوں نے لوگوں سے ایسے اشخاص کی مخبری کرنے کو کہا کہ جو پہلے اسلامی عبادات سے دور تھے مگر اب باقائدگی سے اِن پر عمل کرتے اور نماز ادا کرتے ہیں۔

(أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَى فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ)

"یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی خریدی، تو نہ تو ان کی تجارت ہی نے کچھ نفع دیا اور نہ وہ ہدایت یاب ہی ہوئے" (البقرة:16)

سیکولر ازم کا نظریہ کافر مغربی مبدے (سرمایہ داری) کا عقیدہ ہے۔ یہ نظریہ تمام مذاہب (بشمول اسلام) کا ریاست اور زندگی کے معاملات سے علیحدگی کا مطالبہ کرتا ہے، چاہے یہ معاملہ حکمرانی سے ہو یا پھر معاشیات، عدلیہ، تعلیم، یا امور خارجہ سے ہو... سیکولر ازم کے نظریہ کے مطابق، خالق پر ایمان ایک ذاتی معاملہ ہے، اور یہ ضروری ہے کہ اسے ملک کے امور کو منظم کرنے میں مداخلت کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ یہ ایک مکمل طور پر غلط نظریہ ہے، کیونکہ یا تو اللہ تعالیٰ کا وجود ہے یا اُن کا وجود نہیں ہے، اور اگر اُن کا وجود نہیں ہے تو سیکولر ازم کو ایک ذاتی عقیدے کے طور پر لینا بھی درست نہیں ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا وجود ایک یقینی اور ثابت شدہ سچائی ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کے تمام امور منظم کیے، چاہے یہ کوئی ذاتی معاملہ ہو یا عوامی معاملہ. اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (أَلاَ لَهُ الْخَلْقُ وَالأَمْرُ) **"سب مخلوق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی اسی کا ہے"** (سورۃ اعراف: 54)۔ اسلام ایسے نظریہ کو مسترد کرتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ خالق ہو جبکہ قانون سازی کسی اور کے لئے ہو، (إِنِ الْحُكْمُ إِلاَّ لِلَّهِ) **"حکم صرف اللہ کا ہے"** (سورۃ یوسف: 40)۔ اسی طرح اسلام کہتا ہے کہ (وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ) **"اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے"** (سورۃ آل عمران: 189)۔ نہ وہ جو سیکولر کہتے ہیں "قیصر کو دو جو قیصر کا ہے اور خدا کو جو خدا کا ہے"، قیصر، اس کا تخت، اس کی سلطنت اور اس میں جو ہے سب کچھ اللہ کے احکام کے تابع ہیں۔ اسلام یہ ہرگز قبول نہیں کرتا کہ صرف مساجد اللہ کے لئے ہیں جبکہ پوری ریاست شیخ حسینہ کے لئے، اور نہ ہی یہ قبول کرتا ہے کہ صرف نماز اور روزے کے لئے تو قانون سازی اللہ کے لئے ہے، جبکہ حکومت، معیشت اور عدلیہ وغیرہ کے لئے قانون سازی شیخ حسینہ کے لئے۔ اس طرح کا تصور اللہ (عزوجل) کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے زمرے میں آئے گا:

(أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ)

"کیا اُن کے لئے کچھ (ایسے) شریک ہیں جنہوں نے اُن کے لئے دین کا ایسا راستہ مقرر کر دیا ہو جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا تھا" (سورۃ الشوریٰ: 21)

جہاں تک سیکولروں کے اس دعویٰ کا تعلق ہے کہ اگر ریاست کسی ایک دین پر قائم کی جائیگی تو یہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے لیے ظلم کی وجہ بنے ہوگا، تو اس دعویٰ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تمام مذاہب کے لوگ اسلام کے سائے تلے شانہ بشانہ رہتے تھے اور کسی کو بھی ان کے مذہبی عقائد اور طرز حیات کی وجہ سے ڈرایا دھمکایا نہیں گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا «وَمَنْ يَكُنْ عَلَى يَهُودِيَّتِهِ أَوْ عَلَى نَصْرَانِيَّتِهِ فَإِنَّهُ لا يُفْتَنُ عَنْهَا وَعَلَيْهِ الْجِزْيَةُ» **"جو کوئی یہودیت پر ہے اور جو کوئی عیسائیت پر انہیں اپنے عقیدے سے دور ہونے پر مجبور نہ کیا جائے"**۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا، «ألا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِداً أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئاً بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسِهِ فَأَنَا خَصْمُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» **"کہ جس کسی نے بھی ایسے آدمی کے ساتھ ظلم کیا کہ جس کے ساتھ عہد کیا جا چکا ہو، یا اُن کے کسی بھی حق پر پابندی لگائی، یا اُن پر اُن کی برداشت سے زیادہ عائد کیا، یا اُن سے اُن کی اجازت یا معاہدے کے بغیر کچھ لیا تو قیامت کے دن وہ مجھے اپنا مخالف پائے گا"**۔

اور یہ لوگ جو سورۃ الکافرون کا سیکولرزم کے حق میں ہونے کا حوالہ دیتے ہیں کہ (لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ) **"تمہارے لیے تمہارا دین میرے لیے میرا دین"** (الکافرون: 6)،

تو اس کا مطلب اصل میں اس کے برعکس ہے۔ اس کا مطلب وہ نہیں کہ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ "ریاست سب کے لئے ہے جبکہ ہر ایک کے لئے اُس کا اپنا مذہب ہے" اور یہ کہ ریاست کسی ایک مذہب کی بنیاد پر قائم نہیں ہے۔ اصل میں اس آیت کے معنی ہیں کہ اسلام کافروں کے مذہب سے بالکل الگ اور جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ یہ آیت نازل ہوئی تھی دراصل کفر کو فیصلہ کن طور پر مسترد کرنے کے لیے کہ جب مکہ کے سرداروں نے آپ ﷺ کو اسلام اور اپنے دین کے درمیان ایک معاہدے کی پیشکش کی۔ آپ ﷺ نے ان کی پیشکش کو مسترد کر دیا اور اعلان کیا تھا کہ وہ اس دعوت کو اُس وقت تک جاری رکھیں گے کہ جب تک اسلام لوگوں کے لیے ایک سچے دین کے طور پر غالب نہ ہو جائے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا «وَاللَّهِ يَا عَمِّ، لَوْ وَضَعُوا الشَّمْسَ فِي يَمِينِي، وَالْقَمَرَ فِي شِمَالِي، عَلَى أَنْ أَتْرُكَ هَذَا الأَمْرَ مَا تَرَكْتُهُ، حَتَّى يُظْهِرَهُ اللَّهُ، أَوْ أَهْلِكَ فِيهِ» **"اللہ کی قسم، اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پہ سورج رکھ دیں اور بائیں ہاتھ پہ چاند، تاکہ میں اس معاملے کو چھوڑ دوں، تو میں اسے نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ اللہ اس کو غالب کردے یا مجھے اس کے لئے فنا"**۔

لہٰذا اسلام سیکولرازم کو مسترد کرتا ہے اور ریاست کی بنیاد کے طور پر اسے اپنانا کفر ہے۔ مسلمانوں کے لیے ممنوع ہے کہ وہ اس پر یقین رکھیں، اسے اختیار کریں، اس کی طرف دعوت دیں، اس کی ترویج کریں، اس کے تحت زندگی گزاریں یا اس کی حکمرانی قبول کریں۔ اسلام مسلمانوں کو منع کرتا ہے کہ وہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرنے میں اسلامی اتھارٹی کے سوا کسی کا سہارا لیں۔

(أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ)

"کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ جو تم پر نازل ہوا اور جو تم سے پہلے نازل ہوا ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنا فیصلہ غیر اللہ (جھوٹے قاضیوں، حکمرانوں، رہنماؤں) کے پاس لے جائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان کو رد کر دیں"(سورۃ النساء:60)

اسلام نے مسلمانوں پر خلافت کو حکمرانی کے نظام کے طور پر مقرر کر دیا ہے جیسا کہ حدیث میں بیان کیا گیا ہے،

عَنْ النَّبِيِّ ρ قَالَ: «كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمْ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ» قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ»

"بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرتے تھے، جب کوئی نبی وفات پا جاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، بلکہ بڑی کثرت سے خلفاء ہوں گے۔ صحابہ نے پوچھا: آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ **آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایک کے بعد دوسرے کی بیعت کو پورا کرو اور انہیں ان کا حق ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کی رعیت کے بارے میں پوچھے گا جو اُس نے انہیں دی"**

اور یہ ہے وہ جس کی طرف ہم دعوت دے رہے ہیں، اے مسلمانو! آپ کفر سیکولرازم کو ریاست کی بنیاد کے طور پر ہونے کو مسترد کر دیں، اس کے ذریعہ حکمرانی کو ہرگز قبول نہ کریں، موجودہ حکومت کو ہٹا کے اسلام کی بنیاد پر ریاست قائم کریں، ریاستِ خلافت جو آپ کے تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کے مطابق آپ پر حکومت کرے گی، جس کی وجہ سے انشاء اللہ دنیا اور آخرت میں بھلائی حاصل ہو گی۔

(وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ)

"کیا وہ (تم سے) زمانہ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں اور اہلِ ایمان کے لیے اللہ سے بہتر حکم کون کر سکتا ہے"(سورۃ المائدہ:50)

18 صفر، 1438 ہجری — **حزب التحریر**

18 نومبر، 2016 عیسوی — **ولایہ بنگلادیش**

www.ht-bangladesh.info

Hizb ut Tahrir Official Website | **The Central Media Office Website** | **Ar-Rayah Newspaper Website** | **HTMEDIA Website** | **Khilafah Website**

www.hizb-ut-tahrir.org www.hizb-ut-tahrir.info www.alraiah.net www.htmedia.info www.khilafah.com